نوادرات قادریہ

مرتبہ

محمد یونس قادری

خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ بمقام جامع مسجد بابا حیدر شاہ ۔ محلہ الہیار ۔ ٹنڈو آدم ۔ ضلع سانگھڑ ۔ سندھ ۔ پاکستان

فہرست

الله

حمد باری تعالیٰ

اُسی نے اِک حرفِ کُن سے پیدا کردیا عالم
کشاکس کی صدائے ہا ھو سے بھر دیا عالم

نظامِ آسمانی ہے اسی کی حکمرانی سے
بہارِ جاویدانی ہے اسی کی باغبانی سے

اسی کے نور سے پُرنور ہیں شمس و قمر تارے
وہی ثابت ہے جس کے گرد پھرتے ہیں یہ سیارے

زمیں پر جلوہ آراء ہیں مظاہر اس کی قدرت کے
بچھائے ہیں اُسی داتا نے دستر خوان نعمت کے

یہ سرد و گرم، خشک و تر، اُجالا اور تاریکی
نظر آتی ہے سب میں شان اسی اک ذاتِ باری کی

بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے
محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے نام پر شیدا کیا جس نے

(جناب حفیظ جالندھری)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبان و دل محمدؐ کے ہیں، جان و تن محمدؐ کا
قلم قرطاس، لفظ و فکر و فن محمدؐ کا

جنید و بوحنیفہ ، رومی و ہارون و ایوبی
ہمہ اقسام کے گُل ہیں یہ ہے گلشن محمدؐ کا

خدیجہؓ کی وفائیں، عائشہؓ کا پیار ہو جس میں
وہ فرشِ فخر ، فرشِ عرش آنگن ہے محمدؐ کا

زمیں انسانیت کی زندہ ہو کر لہلہا اٹھی
کچھ ایسی طرح برسا ٹوٹ کے ساون محمدؐ کا

غموں کی آزمائش ہو، خوشی کی شادمانی ہو
نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا کبھی دامن محمدؐ کا

مجاہد! بس خدا کا ہے وہی جو ہے محمدؐ کا
خدا کا بندہ بننا ہے تو پہلے بن محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

حرف اول

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین محمدِ نِ النبی الأمی وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین، أما بعد:

زیرِ نظر کتابچہ "**نوادرات قادریہ**" سالکین وطالبین کے لیے دنیا وآخرت کی کامیابیوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ فائدہ اٹھانے والوں سے دعا کی درخواست ہے۔

فقیر جناب **شیخ عابد بخاری** صاحب اور جناب **سید احمد حسین شاہ** صاحب کا انتہائی شکر گزار ہے جنہوں نے دن رات مشقت اٹھا کر اس کی تصحیح فرمائی، اللہ تعالیٰ میرے ان دونوں محسنوں کو دارین کی سرخروئیاں نصیب فرمائے۔ آمین

احقر

محمد یونس قادری عفا اللہ عنہ

0302-3359863

مورخہ

یکم محرم الحرام ۱۴۴۳ھ

۲۲ اگست ۲۰۲۱ء

جمعرات

تلاوت قرآن مجید

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کے یہاں تقرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود حق سبحانہٗ سے نکلی ہے یعنی کلام پاک۔ (ابوداوٗد)

ہر کلام متکلم کی صفات واثرات اپنے اندر لیے ہوئے ہوتا ہے، اس لیے کلامِ الٰہی کی تلاوت سے اس کے متکلم کے اثرات کا پیدا ہونا یقینی ہے۔

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ تشبیہ اور مثال سے وَراءُ الوَراء ہے، لیکن ناچیز راقم السطور نے اس حقیقت کو اپنے اس ذاتی تجربہ سے خوب سمجھا ہے کہ جب کبھی کسی کو اس حال میں دیکھا کہ وہ میری لکھی ہوئی کوئی کتاب قدر اور توجہ سے پڑھ رہا ہے تو دل سُرور سے بھر گیا اور اس شخص سے ایک خاص تعلق اور لگاؤ پیدا ہو گیا، ایسا تعلق اور لگاؤ جو بہت قریبی عزیزوں و دوستوں سے بھی نہیں ہوتا۔ بہر حال میں نے تو اپنے اسی تجربہ سے یہ سمجھا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنے پاک کلام قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنتا اور دیکھتا ہو گا تو اُس بندہ پر اُس کو کیسا پیار آتا ہو گا۔

☆ کم از کم ایک پارہ تلاوت کو اپنا معمول بنائے اور اگر زیادہ کرے تو اچھا ہے۔ اس کا ثواب ازل سے ابد تک کے تمام مؤمنین ومؤمنات کو ایصال کر کے اپنے جملہ مقاصد کے حصول کی دعا کر لی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ترجمہ وتفسیر کو دیکھنے کا بھی اہتمام کیا جائے۔

☆ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جس جگہ انتقال کیا وہاں سات ہزار مرتبہ قرآن مجید کا ختم کیا تھا۔ (دُرالمختار)

مکتبِ عشق کے انداز نرالے دیکھے
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

☆ تمام مشکلات کے حل کے لیے کثرت سے تلاوت کو معمول بنائے اور اس کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایصال کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل (وسیلے) سے دعا کرے۔

سورۂ یٰسٓ

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر چیز کے لیے ایک دل ہوا کرتا ہے، قرآن مجید کا دل سورۂ یٰسٓ ہے جو شخص سورۂ یٰسٓ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس قرآنوں کا ثواب لکھتے ہیں۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ سورۂ یٰسٓ میرے ہر امتی کے دل میں ہو۔ایک روایت میں ہے کہ جو سورۂ یٰسٓ کو پڑھتا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے۔ (فضائل قرآن۔ص:۵۸)

☆ اللہ کی تعالیٰ کی خاطر صبح و شام سورۂ یٰسٓ کو معمول میں رکھے۔انوار و تجلیات کے مشاہدے کے لیے سورۂ یٰسٓ کو مبین درمبین (یہ ایک خاص طریقہ ہے) بعد نماز عشاء زمان و مکان کی قید کے ساتھ (یعنی روزانہ ایک ہی جگہ اور ایک ہی وقت میں) اکتالیس روز تلاوت کرے۔

سورہ تبارک الذی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید میں ایک سورت تیس آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کرادے وہ سورہ تبارک الذی ہے۔ (ابوداؤد)

ایک روایت میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورت ہر مؤمن کے دل میں ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک الم سجدہ اور سورہ تبارک الذی نہ پڑھ لیتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس نے ان دونوں سورتوں کو پڑھا اس کے لیے لیلۃُ القدر کی عبادت کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔ (کذا فی المظاہر)

☆ سونے سے قبل ان دونوں سورتوں کی تلاوت کو اپنا معمول بنائے۔

ستر حاجتوں کا پورا ہونا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور آیت شَهِدَ اللهُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک پڑھا کرے تو اللہ اس کے سب گناہ معاف فرمائیں گے اور جنت میں جگہ دیں گے اور اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائیں گے، جن میں سے کم سے کم حاجت اس کی مغفرت ہے۔ (معارف القرآن جلد دوم۔آل عمران ۱۹:۳)

ایمان کی سلامتی

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "اَلدَّ لَا لَةُ عَلَى الله" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ میں چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) انبیاء علیہم السلام سے ملا اور ان سے یہ بات دریافت کی کہ مجھے کوئی ایسا وِرد بتلائیں کہ جس سے بندہ مرتے وقت سلبِ ایمان سے محفوظ رہے؟

مگر کسی نے نہیں بتلایا، یہاں تک کہ میں نے سرورِ دو عالَم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر یہی عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ مرتے وقت ایمان کی سلامتی کے ساتھ مرے، ایسا وِرد مجھے تعلیم فرمائیے؟

تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کرکے بتلاؤں گا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ جل جلالہ سے دریافت کرکے عرض کروں گا۔ جب جبرائیل علیہ السلام نے رب العزت جل جلالہ سے دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی اور آمَنَ الرَّسُوْلُ اور شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک اور سورہ اخلاص، معوذتین و سورہ فاتحہ کا ورد کیا کرے تو وہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ مرے گا اور سلبِ ایمان سے محفوظ رہے گا۔

(انوار العارفین۔صوفی سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ۔ص:۱۰۳)

درج بالا دونوں روایتوں کو ملا کر اور سورہ کافرون کی فضیلت کی وجہ سے ہم نے اس کو ذیل میں ترتیب سے لکھ دیا ہے تا کہ قاری کو سہولت رہے۔ نیز ہر مرض کے لیے ان آیاتِ شریفہ کا پڑھ کر دم کرنا بے حد مفید ہے۔ اسے ''اَکسیر دَم'' بھی کہا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

☆اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

☆اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ○

☆اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِہٖ ۟ وَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا غُفۡرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ ○ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَ اعۡفُ عَنَّا ٝ وَ اغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَ ارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ○

☆شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

☆قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

☆قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ○

☆قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

☆قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

☆قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

ہر غم سے حفاظت

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام سات مرتبہ یہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے ہر غم کے لیے کافی ہو جائیں گے۔ (روح المعانی: جلد ۱۱، ص: ۵۳)

☆ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

ستر ہزار فرشتوں کی دعا

حضرت معقل ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ پڑھے پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو شام تک اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دن اسے موت آ گئی تو شہید مرے گا اور جو شام کو پڑھے تو اس کو بھی یہی درجہ حاصل ہوگا یعنی ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر اس رات میں مر گیا تو شہید مرے گا۔ (مشکوٰۃ، ص: ۱۸۸)

☆ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ (تین مرتبہ)

☆ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

ذکر اللہ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو وہ عمل نہ بتاؤں جو تمھارے سارے اعمال میں بہتر اور تمھارے مالک کی نگاہ میں پاکیزہ تر ہے اور تمھارے درجوں کو دوسرے تمام اعمال سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور راہ خدا میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ اس میں خیر ہے اور اُس جہاد سے بھی زیادہ تمھارے لیے اس میں خیر ہے جس میں تم اپنے دشمنوں اور خدا کے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتارو اور وہ تمھیں ذبح کریں اور شہید کریں؟

صحابہ نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایسا قیمتی عمل ضرور بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے۔ (مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ سب سے بڑا عمل کیا ہے؟

انھوں نے فرمایا کہ تم نے قرآن شریف نہیں پڑھا؟ قرآن پاک میں ہے:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ○ (العنکبوت: ۴۵) کوئی چیز اللہ کے ذکر سے افضل نہیں۔ (فضائل ذکر۔ ص: ۲۴)

ذکر جہری

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمام اذکار میں افضل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔ (مشکوۃ)

سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم المرتبت بزرگ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

”حق تعالیٰ کے غضب کو دور کرنے کے لیے اس کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے بڑھ کر زیادہ فائدہ مند اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جب یہ کلمہ دوزخ کے غضب کو تسکین کر دیتا ہے تو اور غضب جو اس سے کم درجہ کے

ہیں ان کو بطریق اولی تسکین کر دیتا ہے ۔فقیر اس کلمہ کو رحمت کے ان ننانوے حصوں کے خزانے کی کنجی سمجھتا ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمائے ہیں اور جانتا ہے کہ کفر کی ظلمتوں اور شرک کی کدورتوں کو دفع کرنے کے لئے اس کلمہ سے بڑھ کر زیادہ شفیع اور کوئی کلمہ نہیں ہے"۔ (مکتوبات امام ربانی ج ۲/۳۔مکتوب:۳۷)

نوٹ

کم از کم پانچ ہزار (۵۰۰۰) مرتبہ پورا کلمہ شریف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ○ کو معمول بنائے۔

ذکر خفی (قلبی)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ ذکر خفی جس کو فرشتے بھی نہ سن سکیں ستر (۷۰) درجہ دو چند ہوتا ہے۔ جب قیامت کے دن حق تعالیٰ شانہٗ تمام مخلوق کو حساب کے لیے جمع فرمائیں گے اور کراماً کاتبین اعمال نامے لے کر آئیں گے تو ارشاد ہوگا کہ فلاں بندہ کے اعمال دیکھو کچھ اور باقی ہیں؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے کوئی بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی جو لکھی نہ ہو اور محفوظ نہ ہو تو ارشاد ہوگا کہ ہمارے پاس اس کی ایسی نیکی باقی ہے جو تمھارے علم میں نہیں وہ ذکر خفی ہے۔ (مسند ابو یعلیٰ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ○ (الاعراف:۲۰۵)

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کیا کرو۔

اس آیت مبارکہ میں بڑے ہی واضح انداز میں ذکر قلبی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرنے کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے۔

صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت اللہ کو یاد فرمایا کرتے تھے۔

ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرنا بغیر ذکرِ قلبی کے ممکن نہیں ۔اس سے معلوم ہوا کہ ذکرِ قلبی حضور ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو ذکرِ خامل سے یاد کیا کرو۔کسی نے عرض کیا کہ ذکرِ خامل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مخفی ذکر۔(فضائل ذکر۔ص:۵۲)

یہ ذکرِ خیال سے اس طرح کیا جاتا ہے کہ میرا دل کہہ رہا ہے اَللّٰہُ اَللّٰہُ ہاتھ میں تسبیح رکھے اور ہر دانے پر خیال سے کہتا رہے۔کم ازکم پانچ ہزار کی تعداد ہے اور جتنا ہو سکے زیادہ کرے۔

مراقبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک ساعت کا غور وفکر ساٹھ (۶۰) سال کی عبادت سے افضل ہے۔

حضرت عامر بن عبدقیس فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام سے سنا ہے ایک دو سے نہیں (بلکہ ان سے زیادہ سے سنا ہے) کہ ایمان کی روشنی اور ایمان کا نور غور وفکر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ساعت کا غور تمام رات کی عبادت سے افضل ہے۔

اسی غور وفکر کو صوفیہ مراقبہ سے تعبیر کرتے ہیں۔(فضائل ذکر۔ص:۵۱)

علامہ لاہوتی پراسراری اپنے کالم میں ایک جن کا واقعہ لکھتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ رات کے وقت دہلی کے لال قلعہ میں بیٹھا وہاں کے نظارے کر رہا تھا۔یہ دور شہنشاہ شاہ جہان کا دور تھا۔اچانک اس کی نظر پڑی کہ جنات کا ایک بہت بڑا گروہ آیا ہے۔وہ حیران ہوا کہ یہ لوگ کیا کرنے آئے ہیں؟ پھر خیال آیا کہ جیسے میں آیا ہوں نظارہ کرنے یہ بھی ایسے ہی آئے ہوں گے۔لیکن وہ سب آتے ہی اکٹھے ہو گئے اور ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر انہوں نے زور زور سے کچھ پڑھنا شروع کر دیا وہ حیران بیٹھا یہ ساری

باتیں سن اور دیکھ رہا تھا کہ آخر یہ کیا پڑھ رہے ہیں اور کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

وہ سوچنے لگا کہ ان کا یہ پڑھنا کس لیے ہوگا؟ تھوڑی دیر پڑھتے رہے پھر ان کے پڑھنے سے ایک دھواں اٹھا اور دھواں اُٹھتے ہی وہ دھواں ایک ہیبت ناک شکل اختیار کر کے بادشاہ کی خواب گاہ کی طرف بڑھا لیکن جب یہ کالا دھواں بادشاہ کی خواب گاہ کی جانب بڑھا، تو ادھر سے ایک اور دھواں اٹھا جو سفید اور دودھیا تھا اس نے آ کر اس دھوئیں کو گھیر لیا اب وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ یہ کالا دھواں اس دھوئیں سے الجھنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن وہ دودھیا دھواں اس کو کسی طرح بادشاہ کی خواب گاہ کی جانب جانے کا موقعہ ہی نہیں دے رہا حتیٰ کہ یہ خود پھنس کر رہ گیا۔ بہت دیر تک یہ کشمکش ہوتی رہی آخر کار یہ کالا دھواں اس سفید دھوئیں کے سامنے بے بس ہوگیا اور تھوڑی ہی دیر میں ایسے ہوا جیسے کوئی راکھ اوپر سے گرتی ہے اور وہ سب کچھ ختم ہوگیا۔ جب جنات کی اُس جماعت نے یہ دیکھا تو وہ چیختے چلاتے ہوئے بھاگ گے۔

ان میں سے ایک جن جو پیچھے رہ گیا وہ اس کے پیچھے بھاگا اور پوچھا کیا بات ہے؟ بھاگنے والا جن کہنے لگا کہ ایک بہت بڑے طاقتور عامل نے بادشاہ پر ایک سخت ترین جادو کیا تھا۔ اگر یہ جادو پورا ہو جاتا تو بادشاہ کی ہڈیوں کا سرمہ بن جاتا۔ گوشت پانی بن جاتا۔ بہت سخت جادو تھا۔ لیکن محسوس یہ ہوتا ہے کہ بادشاہ کوئی کلام پڑھتا ہے اور کوئی ایسی چیز بادشاہ کے زیر مطالعہ یا زیر ورد ہے جس سے اس پر اتنا بڑا جادو نہیں ہو سکا۔

معلوم کرنے والا جن کہنے لگا کہ مجھے تجسس ہوا کہ میں بادشاہ کی تحقیق کروں کہ بادشاہ کون سا ایسا ورد کرتا ہے۔ وہ بادشاہ کی خواب گاہ میں گیا تو دیکھا کہ بادشاہ سو رہا ہے۔ وہ اس تجسس میں رہا آخر یہ کیا کرتا ہے؟ تہجد کے وقت بادشاہ اٹھا اس نے وضو کیا (چونکہ اس جن کا وہاں اکثر آنا جانا تھا تو اسے پتہ تھا کہ بادشاہ بعض اوقات اٹھ کر غسل کرتا ہے اور کبھی وضو کرتا ہے) تو اس نے وضو کیا اور وضو کرنے کے بعد اس نے

تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں اوراس کے بعد وہ مراقبہ کرنے بیٹھا تو اس جن نے اس کے قریب جا کر محسوس کیا کہ وہ مراقبہ میں سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الۡمَلَائِكَةِ وَالرُّوۡحِ○ کو بار بار دھرا رہا تھا اسے حیرت ہوئی کہ آخراس وظیفے کی تاثیر کیا ہوگی؟!اس کا مراقبہ بہت دیر تک تھا اس جن نے دیکھا کہ دوران مراقبہ اس کے اور آسمان کے درمیان ایک دودھیا رنگ کا سفید دھواں (جو یقیناً نور تھا) کا تانتا بندھ گیا اور وہ جیسے جیسے مراقبہ طویل ہوتا جا رہا تھا ویسے ویسے وہ دھواں بڑھتا جا رہا تھا۔مراقبہ کے بعد بادشاہ ذکرواذ کار میں مشغول ہوگیا۔اسے تجسس ہوا کہ آخراس ورد میں کیا طاقت ہے؟ پتہ لگانا چاہیے۔

تو وہ وہاں سے اٹھا اور جنات کے ایک بہت بڑے بزرگ کے پاس گیا اور یہ سارا واقعہ بیان کیا۔تو وہ مسکرا دیئے اور کہنے لگے وہ کالا جادو تھا اور کالے جادو کے ذریعے بھیجی ہوئی جنات کی جماعت تھی اور جو کچھ تم نے دیکھا سوفیصد صحیح دیکھا۔اس جنات کی جماعت نے بادشاہ کو قتل کرنا چاہا لیکن وہ بادشاہ کے قتل سے عاجز آ گئے اس کی وجہ یہی ورد تھا۔پھر فرمانے لگے کہ میں صدیوں سے اس ورد کا مراقبہ کر رہا ہوں جو روزانہ یہ مراقبہ کرے گا چاہے تھوڑی دیر کرے یا زیادہ کرے جتنا گُڑ ڈالے گا اتنا میٹھا ہوگا وہ اس مراقبے کے بے شمار حیرت انگیز کمالات پائے گا پوری دنیا سے بے نیاز ہو کر آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں اس ورد کو اس انداز سے پڑھے کہ زبان نہ پڑھے دل پڑھے اور اگر زبان حرکت میں آئے تو اس کو تالو سے لگا لے یا دانتوں کے نیچے دبا دے۔

یہ ورد مستقل پڑھے اور دل ہی دل میں اس کو دہرائے۔چند دنوں میں اس کے اندر نورانیت پیدا ہوگی،روحانیت پیدا ہوگی اور اس کے اردگرد نور کا ایک ہالہ ہوگا نور کی ایک دیوار ہوگی اور نور کا ایک سمندر ہوگا۔اور ایسا نور کا سمندر ہوگا کہ خود اس کو پتہ نہیں ہوگا اور ہر جادو،ہر جناتی طاقت اس سے دور ہوگی۔اس کی زندگی میں سرور ہوگا۔سکون ہوگا۔راحت ہوگی۔برکت ہوگی۔عزت ہوگی۔عافیت ہوگی۔اس کا ہر کام چشم زدن میں بن جائے گا۔اس کی ہر مشکل،ہر پریشانی دور ہو جائیگی۔ (بحوالہ تسبیح قدوسی)

چند دعائیں واذکار

(۱)

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ صبح وشام تین تین باریہ پڑھ لے گا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

(مشکوۃ ص:۲۰۹)

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

(۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے یہ جامع دعا تعلیم فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ مِنْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّ عَمَلٍ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِیْهِ لِیْ خَیْرًا ○

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر اور بھلائی مانگتی ہوں دنیا کی خیر بھی اور آخرت کی خیر بھی، وہ خیر بھی مانگتی ہوں جس کو میں جانتی ہوں اور وہ بھی جس کو میں نہیں جانتی، اور میں تیری پناہ چاہتی ہوں ہر قسم کے شر اور برائی سے دنیا کے بھی شر سے اور آخرت کے بھی شر سے، اُس شر سے بھی جس کو میں جانتی ہوں اور اس سے بھی جس کو میں نہیں جانتی۔

اے میرے اللہ! تیرے خاص بندے اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس جس خیر کا بھی تجھ سے سوال کیا ہے میں تجھ سے وہ سوال کرتی ہوں اور جس جس شر سے انھوں نے تیری پناہ چاہی ہے اے اللہ میں بھی اس شر سے تیری پناہ چاہتی ہوں۔

اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتی ہوں اور اس قول و عمل کی توفیق بھی جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور میں تجھ سے دوزخ سے پناہ چاہتی ہوں اور ہر اُس قول و عمل سے جو دوزخ کے قریب کرنے والا ہو۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ جو فیصلہ تو میرے حق میں فرمائے وہ میرے لیے خیر اور بھلائی کا ضامن ہو۔ (سنن ابن ماجہ)

یہ دعا دنیا و آخرت کی ہر اس ضرورت پر حاوی ہے جو انسان کو ہو سکتی ہے۔ یہ دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس وقت ارشاد فرمائی تھی جب کہ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں گھر پر حاضر ہوئے اور کوئی بات بالکل تنہائی میں کرنا چاہتے تھے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں اور بہت طویل دُعائیں مانگ رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے جلدی تخلیہ کرانے کا فرمایا اور فرمایا کہ جامع قسم کی دعائیں کر کے جلدی پوری کر لو۔ انھوں عرض کیا کہ مجھے ایسی جامع دعا بتا دیجئے؟ اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو یہ دعا تلقین فرمائی تھی۔ (معارف الحدیث)

(۳)

توبہ: یہ عربی زبان کالفظ ہے،اس کے حقیقی معنی رجوع کرنے کے ہیں اور اصطلاحِ شریعت میں توبہ سے مراد یہ ہے کہ شریعت میں جو کچھ مذموم ہے اس سے لوٹ کر قابل تعریف شے کی طرف آجائے۔ترک گناہ کا عہد...اور خدا سے بصدق دل گناہوں کی معافی پرزور دیا گیا ہے۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (القرآن-سورۃ نمبر 66 التحریم آیت نمبر 8)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کے حضور میں سچی توبہ کرو قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،جس دن اللہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اور ان کو رسوا نہ فرمائے گا جو اہل ایمان ان کے ساتھ ہیں ان کا نور ان کے سامنے اور ان کی داہنی طرف دوڑتا ہوگا وہ عرض کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے نور کو پورا فرما دے اور ہماری مغفرت فرمادے،بیشک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

☆ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو...

(حدیث) عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: " اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ ". رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الإيمان وقال تفرّد به النهراني وهو مجهول. وفي (شرح السنة) روى عنه موقوفاً قال: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گناہوں سے صحیح اور پختہ توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

بیہقی نے کہا ہے کہ اس روایت کو صرف نہروانی نے نقل کیا ہے اور وہ مجہول ہیں، نیز بغوی نے شرح السنۃ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت موقوف نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا گناہوں پر شرمندگی اور پشیمانی کا مطلب توبہ ہے اور توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو۔

تشریح: یہ بات جان لینی چاہئے کہ جب کوئی گنہگار شخص صدق دل کے ساتھ اپنے گناہ پر شرمندہ و نادم ہوتا ہے اور شرائط معتبرہ کے ساتھ توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا کیونکہ خود حق تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آیت (وَهُوَ الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ) اور اللہ ایسا ہے جو اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور استغفار جو توبہ کے بغیر ہو اور جس کا تعلق اللہ کے سامنے اپنے عجز و انکساری اور کسر نفسی کے اظہار سے ہو بھی تو گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور کبھی نہیں مٹاتا لیکن اس پر بہر صورت ملتا ہے گویا اس کا انحصار مشیت ایزدی پر ہے کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنے فضل و کرم سے استغفار کے ذریعہ گناہ کو دور کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے دور نہیں کرتا لیکن ثواب دونوں صورتوں میں دیتا ہے۔ (مشکوۃ شریف)

☆ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔۔۔

وعن علی رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم :إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتِنَ التَّوَّابَ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو بہت دوست رکھتا ہے جو گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اور بہت زیادہ توبہ کرتا ہے۔

تشریح: یہ منشاء نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اسے دوست رکھتا ہے، جی نہیں بلکہ گناہوں پر نادم و شرمندہ ہونے اور توبہ کرنے کی وجہ سے دوست رکھتا ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ بکثرت استغفار کرتے تھے۔۔۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم : وَاللّٰہِ إِنِّي لَأَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ وَأَتُوبُ إِلَيۡهِ فِي الۡيَوۡمِ أَكۡثَرَ مِنۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً . رواہ البخاری

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری)

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی کثرت سے استغفار و توبہ اس لئے نہیں کرتے تھے کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہ میں مبتلا ہوتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم تھے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام عبدیت کے سب سے اونچے مقام پر فائز تھے۔ نیز اس سے مقصود امت کو استغفار و توبہ کی ترغیب دلانا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجودیکہ معصوم، خیر المخلوقات اور افضل البشر ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن میں ستر بار توبہ و استغفار کر رہے ہیں تو گنہگاروں کو بطریق اولیٰ توبہ واستغفار بہت کثرت سے کرنی چاہیے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے کہ روئے زمین پر عذاب الٰہی سے امن کی دو ہی پناہ گاہیں تھیں ایک تو اٹھ گئی دوسری باقی ہے لہٰذا اس دوسری پناہ گاہ کو اختیار کرو، جو پناہ گاہ اٹھ گئی وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی تھی اور جو باقی ہے وہ استغفار ہے اللہ تعالیٰ کا رشاد ہے۔ آیت (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَأَنۡتَ فِيۡهِمۡ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَهُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ)۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو اس وقت تک عذاب میں مبتلا کرنے والا نہیں ہے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو اس حالت میں عذاب میں مبتلا کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ استغفار کرتے ہوں۔

☆ مندرجہ ذیل استغفار کی فضیلت۔۔۔

عَنۡ بِلَالِ بۡنِ يَسَارِ بۡنِ زَيۡدٍ، مَوۡلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنۡ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنۡ قَالَ أَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الۡحَيُّ

الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَلَهُ وَ إِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ. (رواہ الترمذی وأبو داؤد)

ترجمہ: حضرت زید رضی اللہ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک آزاد کردہ غلام تھے) نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کیا:

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ○

میں اس اللہ سے معافی اور بخشش چاہتا ہوں جو زندہ و قیوم ہے، اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائے گا، اگرچہ اس نے میدانِ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، غَفَرَ اللهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹتے وقت تین دفعہ اللہ کے حضور میں ان الفاظ کے ساتھ توبہ و استغفار کرے:

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ○

میں مغفرت و بخشش چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہ حی و قیوم ہے (ہمیشہ رہنے والا اور سب کا کارساز ہے) اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، یا درختوں کے پتوں کے برابر ہوں یا ریت کے ٹیلوں کے ذرات کے برابر ہوں اور یا دنیا کے دِنوں کی طرح بے شمار ہوں۔ (جامع ترمذی)

(۴)

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞ (القرآن سورت نمبر ۳۳ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر، اے ایمان والو! رحمت بھیجو اُس (نبی) پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔

تفسیر: خلاصہ تفسیر بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی کریم ﷺ پر، اے ایمان والو! تم بھی حضور ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (تا کہ آپ ﷺ کا حق عظمت جو ہمارے ذمہ ہے ادا ہو جائے)

اس آیت کا مقصود مسلمانوں کو یہ حکم دینا تھا کہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجا کریں، مگر اس کی تعبیر و بیان میں اس طرح فرمایا کہ پہلے حق تعالیٰ نے خود اپنا اور اپنے فرشتوں کا عمل بتایا کہ وہ خود رسول اللہ ﷺ کے لیے عمل صلوٰۃ کرتے ہیں، اس کے بعد عام مومنین کو اس کا حکم دیا، جس میں آپ کے شرف اور عظمت کو اتنا بلند فرما دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں جس کام کا حکم مسلمانوں کو دیا جاتا ہے وہ کام ایسا ہے کہ خود حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی وہ کام کرتے ہیں تو عام مومنین جن پر رسول اللہ ﷺ کے بیشمار احسانات ہیں ان کو تو اس عمل کا بڑا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اور ایک فائدہ اس تعبیر میں یہ بھی ہے کہ اس سے درود وسلام بھیجنے والے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام میں شریک فرمالیا جو کام خود حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں۔

☆ لفظ صلوٰۃ عربی زبان میں چند معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے، رحمت، دعا، مدح وثناء، آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف جو نسبت صلوٰۃ کی ہے: اس سے مراد رحمت نازل کرنا ہے، اور فرشتوں کی

طرف سے صلوٰۃ: ان کا آپ کے لئے دعا کرنا ہے، اور عام مومنین کی طرف سے صلوٰۃ کا مفہوم: دعا اور مدح وثناء کا مجموعہ ہے۔ عام مفسرین نے یہی معنی لکھے ہیں۔ اور امام بخاری نے ابوالعالیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے مراد آپ کی تعظیم اور فرشتوں کے سامنے مدح وثناء ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی تعظیم دنیا میں تو یہ ہے کہ آپ کو بلند مرتبہ عطا فرمایا کہ اکثر مواقع اذان واقامت وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر شامل کر دیا ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو دنیا بھر میں پھیلا دیا، اور غالب کیا، اور آپ کی شریعت پر عمل قیامت تک جاری رکھا، اس کے ساتھ آپ کی شریعت کو محفوظ رکھنے کا ذمہ حق تعالیٰ نے خود لے لیا۔ اور آخرت میں آپ کی تعظیم یہ ہے کہ آپ کا مقام تمام خلائق سے بلند وبالا کیا، اور جس وقت کسی پیغمبر اور فرشتے کی شفاعت کی مجال نہ تھی اس حال میں آپ کو مقام شفاعت عطا فرمایا، جس کو مقام محمود کہا جاتا ہے۔

☆ اور لفظ سلام مصدر بمعنی السلامۃ (سلامتی) ہے اور مراد اس سے نقائص وعیوب اور آفتوں سے سالم رہنا ہے۔ اور السلام علیک کے معنی یہ ہیں کہ نقائص اور آفات سے سلامتی آپ کے ساتھ رہے۔ اور عربی زبان کے قاعدہ سے یہاں حرف علیٰ کا موقع نہیں، مگر چونکہ لفظ سلام میں ثناء کا معنی بھی ہے، اس لئے حرف علیٰ کے ساتھ علیک یا علیکم کہا جاتا ہے۔ اور بعض حضرات نے یہاں لفظ سلام سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات لی ہے، کیونکہ سلام اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے تو مراد السلام علیک کی یہ ہوگی کہ اللہ آپ کی حفاظت ورعایت پر متولی اور کفیل ہے۔

☆ صحیح بخاری ومسلم وغیرہ سب کتب حدیث میں یہ حدیث آئی ہے کہ حضرت کعب بن عُجرہ نے فرمایا کہ (جب یہ آیت نازل ہوئی تو) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ (آیت میں ہمیں دو چیزوں کا حکم ہے صلوٰۃ وسلام کا) سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کہتے ہیں) آپ صلوٰۃ کا طریقہ بھی بتلا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ الفاظ کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، دوسری روایات میں اس میں کچھ کلمات اور بھی منقول ہیں۔اور صحابہ کرام کے سوال کرنے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ ان کے سلام کرنے کا طریقہ تو تشہد (یعنی التحیات) میں پہلے سکھایا جاچکا تھا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ کہا جائے،اس لئے لفظ صلوٰۃ میں انہوں نے اپنی طرف سے الفاظ مقرر کرنا پسند نہیں کیا،خود رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر کے الفاظ صلوٰۃ متعین کرائے۔اسی لئے نماز میں عام طور پر انہی الفاظ کے ساتھ صلوٰۃ کو اختیار کیا گیا ہے،مگر یہ کوئی ایسی تعیین نہیں جس میں تبدیلی ممنوع ہو،کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ سے صلوٰۃ یعنی درود شریف کے بہت سے مختلف صیغے (الفاظ) منقول وماثور ہیں،صلوٰۃ وسلام کے حکم کی تعمیل ہر اس صیغہ سے ہوسکتی ہے جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ہوں۔اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ الفاظ آنحضرت ﷺ سے بعینہٖ منقول بھی ہوں بلکہ جس عبارت سے بھی صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ادا کئے جائیں اس حکم کی تعمیل اور درود شریف کا ثواب حاصل ہوجاتا ہے۔مگر یہ ظاہر ہے کہ جو الفاظ خود آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں وہ زیادہ بابرکت اور زیادہ باعث ثواب ہیں،اسی لئے صحابہ کرام نے الفاظ صلوٰۃ آپ سے متعین کرانے کا سوال فرمایا تھا۔

☆مسئلہ اس پر بھی جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود شریف واجب ہوجاتا ہے۔کیونکہ حدیث میں آپ کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وعید آئی ہے،جامع ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ، "یعنی ذلیل ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے" (قال الترمذی حدیث حسن و رواہ ابن السّنی باسناد جید)

اورایک حدیث میں ارشاد ہے اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ، "یعنی بخیل

وہ شخص ہے جس کے سامنے میراذ کر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے“ (رواہ الترمذی و قال حدیث حسن صحیح)

☆مسئلہ اگر ایک مجلس میں آپ کا ذکر مبارک بار بار آئے تو صرف ایک مرتبہ درود پڑھنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے، لیکن مستحب یہ ہے کہ جتنی بار ذکر مبارک خود کرے یا کسی سے سنے ہر مرتبہ درود شریف پڑھے اور سالک کو بھی ہر مرتبہ ہی درود شریف پڑھنا چاہیے۔

☆مندرجہ ذیل درود کی فضیلت۔۔۔

حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور ساتھ میں ایک ہزار مرتبہ سورہ کوثر بھی پڑھے تو اس کو اسی رات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ○

اس درود شریف کی کچھ امتیازی خصوصیات:

۱۔اس میں صلوۃ وسلام دونوں کے الفاظ آئے ہیں۔

۲۔اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام مبارک (محمد) ذکر ہوا ہے۔

۳۔اور صفاتی نام (نبی) بھی ذکر ہوا ہے۔

۴۔اور لفظ ”الامی“ بھی ذکر ہوا ہے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب ہے اور اُمی کی صفت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے عظیم صفت ہے کہ اُمی کا ایک معنیٰ اُم کے ہیں یعنی ماں، یعنی اُمّ الموجودات کہ وجہ موجودات، ساری کائنات کے وجود میں آنے کا سبب، تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے عظیم صفت ہوئی اور النبی الامی کے الفاظ والا درود شریف حضور کو بہت پسند ہے تو یہ الفاظ بھی اس درود شریف میں موجود ہیں، لہٰذا سالکین سے گزارش ہے کہ جب بھی کوئی سا بھی درود شریف پڑھیں تو یہ الفاظ اس میں ضرور شامل کریں۔

۵۔اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آل بھی کا ذکر ہے اور آل سے مراد حضور کے تمام آل و اولاد، تمام ازواج مطہرات، تمام صحابہ کرام اور قیامت تک آنے والے تمام مؤمنین و مؤمنات مراد ہیں۔

۶۔اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے برکت کی دعا بھی کی گئی ہے۔

اختتامیہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔درج ذیل کچھ دعاؤں کے ساتھ اس کتاب کو اختتام تک پہنچاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہماری اس عاجزانہ کاوش کو اپنے دربارعالی میں قبول ومنظور فرمائے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا○

اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔(الفرقان آیت ۷۴)

حضرت ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان تین دعاؤں کو کبھی بھی مت بھولو۔

۱۔اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ حُسْنَ الْخَاتِمَةِ○

اے میرے اللہ! میں آپ سے حسن خاتمہ مانگتا ہوں۔

۲۔اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط قَبْلَ الْمَوْتِ○

اے میرے اللہ! مجھے موت سے پہلے خالص سچی توبہ کی توفیق عطا فرما۔

۳۔يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ○

اے دلوں کو الٹنے پلٹنے والے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر جمادے۔